

## محور کائنات حضرت صاحب الزمان (عجل) کے حقیقی منتظرین

<"xml encoding="UTF-8?">

محور کائنات حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے حقیقی منتظرین سورہ مائدہ کی آیت ۵۴ کے آئینہ میں۔

حوزہ نیو

عام طور سے امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی علامتوں کے بارے میں ہمارے یہاں گفتگو زیادہ ہوتی ہے۔ جب کہ خود انتظار کے اپنے تقاضے ہیں جس کے بغیر امام عالی مقام کی آمد میں تعجیل کی دعا لا یعنی معلوم ہوتی ہے۔ سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۵۴ میں پروردگار عالم نے پانچ خصوصیات بیان فرمائے جنہیں ہر منتظر میں موجود ہونا چاہئے۔

ارشاد خداوندی ہے:

"يا ايها الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ..." (سورہ مائدہ ۵۴)

ذیل میں اس آیہ کریمہ کے ضمن میں ان پانچ خصوصیات کی طرف بطور اختصار اشارہ پیش خدمت ہے:

[خدا دوست ہوں گے:

"يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ"۔

خدا کی مدد کی جائے، خدا ہماری مدد کرے گا۔ ارشاد رب العزت ہے:

"ان تنصروا الله ينصركم"۔

خدا کی مدد ہم کیسے کریں؟!

عبادت و اطاعت کے ذریعہ۔ جس طرح باپ اپنی اولاد سے کہتا ہے کہ اپنی تعلیم کے ذریعہ میری مدد کرو، اس کے عوض میں تمہیں جو کہو دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ باپ اس کی تعلیم کا محتاج ہے۔ باپ تو پڑھ لکھ کر یا ڈاکٹر بنا یا انجینئر بنا۔

امام حسین علیہ السلام نے کربلا میں آواز دی: "هل من ناصر ينصرني"۔ یعنی اگر کوئی امام کی نصرت کے لئے آئے گا تو حر بن جائبے گا۔ حدیث قدسی میں ہے :

"ستة مني و ستة منكم: المغفرة مني و التوبة منكم؛ والجنة مني و الطاعة منكم؛ والرأق مني و الشكر منكم؛ والقضائي مني و الرضا منكم، والبلائي مني و الصبر منكم؛ والإجابة مني و الدعائي منكم"۔ (المواعظ العددية، ص ۴۲۹)

'(چھ چیزیں خدا کی جانب سے اور چھ چیزیں بندوں سے):

مغفرت میری جانب سے اور توبہ تم بندوں کی طرف سے، جنت مجھ سے اور اطاعت تم سے، رزق مجھ سے اور شکر تم سے، قضا میری اور رضا تمہاری، بلاء میری طرف سے اور اس پر صبر تمہاری طرف سے، دعا کی قبولیت میری طرف اور دعا طلبی تم سے۔"

اب پروردگار نے دوستی کا تذکرہ کیا تو ہمیں کیسے معلوم ہو کہ حُبُّ خدا ہے یا نہیں؟

انسان کو محاسبہ کرنا ہوگا کہ اسے نماز سے محبت ہے یا نہیں؟ تلاوت قرآن پاک سے محبت ہے یا نہیں؟ خلاصہ یہ کہ اطاعت الہی سے محبت اور معصیت خداوندی سے نفرت حُبُّ خدا کا پتا دیتی ہے۔ سماج میں ایسے گھر گھرانے ملیں گے جہاں بعض مناسبات پر دینی پروگرامز ہوتے نظر آتے ہیں پھر انہیں گھرانوں سے گانے بجانے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں یعنی ان کے یہاں حقیقی اور واقعی محبت نہیں ہے۔

[۲] انکساری:

"أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ"

-منتظرین امام اور یاوران ولیعصر علیہ السلام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان کے یہاں غرور و تکبر نہیں ہوتا ہے۔ خداوند عالم کو غرور اور تکبر کرنے والے پسند نہیں۔

"ان الله لا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ"۔ (سورہ نحل ۲۳)

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے خطبہ فدکیہ میں ارشاد فرمایا: "پروردگار نے نماز اس لئے واجب قرار دی تا کہ انسان غرور سے محفوظ رہ سکے۔" ماں باپ، بھائی بہنوں اور بیوی بچوں کے علاوہ دیگر تمام اعزاء و اقربائے علماء نیز دینی بھائیوں کے ساتھ تواضع اور انکساری ایک حقیقی منتظر کی شناخت کا ذریعہ ہے۔

[۳] دشمنوں سے نبرد آزمائی:

"أَعَزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ"

آج دشمن شناسی بیحد ضروری جس کا ہمارے یہاں فقدان ہے۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے جس کے بارے میں پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا"۔ (سورہ فاطر ۶)

منافقین کو بھی دشمن بتاتے ہوئے قرآن مجید میں مالک کریم نے ارشاد فرمایا: "هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرهُمْ قَتَلَهُمُ اللَّهُ"۔ (سورہ منافقون ۴) پروردگار عالم نے اس سلسلہ میں جناب ابراہیم کی سیرت کو ہمارے لئے بطور نمونہ پیش کیا:

"قد كانت لكم اسوة حسنة في ابراهيم والذين معه إذ قالوا لقومهم اتا براء وَا منكم و مَّا تعبدونَ من دون الله

كفرنا بكم و بدا بيننا و بينكمالعدوة والبغضاء ابدًا حَتَّى تَؤْمِنُوا بالله وحده".(سورة ممتحنة٤)

اس کے بر خلاف مومنین اور اولیائے الہی سے دشمنی کی قرآن مجید نے مذمت کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"انما يريدُ الشَّيْطَانُ ان يُوَقِّعَ بينكم العدوة والبغضاء في الخمر والميسر".(سورة مائدہ٩١)

صحیفہ سجادیہ کے علاوہ دیگر معتبر ماثورہ دعاؤں میں امام سجاد علیہ السلام کے علاوہ دیگر معصومین علیہم السلام کی دعائیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی موجود ہیں ۔

[٤]راہ خدا میں جہاد:"يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ الله"-راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کا مقام و مرتبہ عند اللہ بہت عظیم ہے۔ یہاں تک کہ امیر بیان وسخن حضرت علی علیہ السلام نے مجاہدین راہ خدا کو "ذروة الاسلام"(قلہ اسلام) کا نام دیا۔(نہج البلاغہ، خطبہ ١١٠)

ایک دوسرے مقام پر مولائے کائنات نے مجاہدین راہ خدا کو اولیاء الہی کی فہرست میں قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"ان الجهاد؛ باب من ابواب الجنة فتحة الله لخاصة اوليائه".(ایضاً ٢٧)

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ ان مجاہدین کا جہاد بھی دنیا طلبی کے لئے نہیں ہوتا بلکہ ان مقصد رضائے الہی کا حصول ہوتا ہے۔

[٥]سرزنش سے گھبراتے نہیں :

"ولا يخافونَ لومةَ لائمٍ".

یہ خاصان خدا کی شان ہے۔ مولا کی زیارت میں پڑھتے ہیں :آپ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے گھبراتے نہ تھے۔ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے کسی کی سرزنش کی پروا کئے بغیر خطبہ دیا۔ جبکہ لوگوں کو آپ کے گریہ پر بھی اعتراض تھا۔

ذریح محاربی نامی ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حاضری کا شرف پاتا ہے۔ عرض کیا:

"مولا! جب میں لوگوں کے سامنے زیارت کربلا کی فضیلت بیان کرتا ہوں تو لوگ میرا مسخرہ کرتے ہیں"۔ امام عالی مقام نے فرمایا:

"دع الناس! يذهبون حيث شاؤوا".

تم لوگوں کی فکر نہ کرو یہ دیکھو ہم کیا کہہ رہے ہیں ۔(کامل الزیارات اور بحار الانوار جیسی معتبر کتب میں مکمل روایت موجود ہے)

آج جب ایک جوان دین کی جانب اپنے قدم بڑھاتا ہے تو بسا اوقات اہل خانہ اور سماج و معاشرے والے اس کا

مذاق اڑاتے ہیں جبکہ اس جوان کو قرآن مجید کے تعلیمات کی روشنی میں گھبرانا نہیں چاہئے۔ لوگوں کی سرزنش کے بعد ثابت قدم رہنے والے ایک دو نہیں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ جن میں جناب بلال، سمیہ، یاسر، عمار وغیرہ کے نام نامی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں معذبین فی اللہ کہا جاتا ہے۔ انہیں میں سے ایک خباب بھی ہیں جن کے بدن پر گرم لوہا رکھا جاتا تھا کہ اللہ کو اللہ کہنا چھوڑ دیں۔ لیکن یہ اللہ کو اللہ کی طرح مانتے رہے۔

آئیے!

مالک کے حضور ان دنوں کی برکت کے سائے میں التجا کرتے ہیں خدایا!

ہمیں مذکورہ بالا صفات اپنے وجود میں پیدا کرنے کی توفیق کرامت فرما اور محور کائنات حضرت صاحب الزمان کے ظہور میں تعجیل فرما۔

آمین بحق آل طہ و یس